سوال

(432) قرآن کی اصطلاح میں شرک کی تعریف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت میں جناب پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب امیر مرکز الدعوۃ والارشاد کی ایک تقریر کا کچھ حصہ ارسال ہے جس میں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ قبروں پر پھول چڑھانا قبر کو سجدہ کرنا وغیرہ شرک نہیں ؟ متن ساتھ منسلک ہے آپ سے استفسار ہے کہ :

1۔ کیا یہ موقف درست ہے ؟ قرآن کی اصطلاح کی روشنی میں جو شرک کی تعریف کی گئی ہے کیا یہ تعریف درست ہے ؟

2 کیا اہل کتاب مشرک نہیں ہیں ؟

3۔ کیا پھول چڑھانا اور قبروں کو سجدہ کرنا کسی صورت میں بھی شرک نہیں ہے ؟

تقریر کا متن :

''ومن الذین اشرکوا۔۔۔۔۔۔اور مشرکین سے کون لوگ مراد ہیں ؟ مشرکین کی باقاعدہ اصطلاح ہے۔ اور اس اصطلاح سے کون کون مراد ہیں ؟ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ کی شریعتوں کو نہیں مانتے تھے نہ وہ تورات کو نہ وہ انجیل کو اور نہ وہ ان نبیوں کو اور نہ آخرت کو مانیں نہ شریعت نہ کتاب نہ نبوت نہ آخرت جو ان کو سرے سے مانتے ہی نہیں تھے ان کو قرآن مجید نے کیا کہا ؟ مشرکین ! یہ ہے مشرکین کی اصطلاح۔۔۔ یہاں میں ایک بات اور بھی واضح کر دوں۔ بعض ہمارے بھائیوں کو ہو گی تو تکلیف ! لیکن نئی بات کچھ پریشان کن بھی ہوتی ہے۔ لیکن بات سمجھنے کی ہے ہمارے ہاں آجکل مشرکین کی اصطلاح کس کے لئے استعمال ہوتی ہے ؟ کلمہ گو مسلمانوں جو قبروں ک اوپر پھول چڑھانے لگ جائیں یا ایسے وہاں جناب ! دیئے جلانے لگ جائیں کوئی غلط کوئی سجدہ کر دے ان کو کیا کہتے ہیں ؟ کہ ہم عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ یہ جی مشرکین ہیں۔ میرے بھائیو ! یہ مشرکین کی اصطلاح میں قرآن مجید کے اعتبار سے نہیں آئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے عقیدوں میں خرابیاں ہیں۔ ان کے لئے قرآن مجید میں اصطلاح فاسق کی موجود ہے۔ ان کے لئے اور مختلف قسم کی اصطلاحات قرآن مجید کے اندر موجود ہیں۔ قرآن میں مشرکین ان کو کہا گیا ہے جو نہ نبوت کو مانتے تھے نہ آخرت کو مانتے تھے نہ شریعت کو مانتے تھے۔ ان کو اہل کتاب کے مقابلے میں مشرکین کہا گیا ہے اور اس آیت میں بھی ان دونوں کا ذکر ہے۔ فرمایا :

وَلَتَسمَعُنَّ مِنَ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ مِن قَبلِكُم وَمِنَ الَّذينَ أَشرَكوا أَذًى كَثيرًا... ١٨٦ ... سورة آل عمران

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوالات کے مشترکہ جواب بالاختصار ملاحظہ فرمائیں:

یہ اصطلاح غیر درست ہے۔ کیونکہ قرآن نے یہود ونصاریٰ کی طرف بھی ان اعمال مذکورہ کی نسبت کی ہے۔ اورانہیں مشرک بھی کہا ہے۔ بطور مثال ملاحظہ ہو: (التوبہ29۔30۔31اورالمائدہ: 72۔73)

لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ عام مشرکوں کی نسبت بعض مسائل میں قرآن کریم نے ان سے امتیازی سلوک کیا ہے۔ اس بناء پر قرآن کریم کے کئی ایک مقامات میں ان کو مشرکوں کے مقابلہ میں کتابی نسبت سے یاد کیا گیا ہے۔ تاہم صرف کتابی نسبت سے اس دھوکے میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ کہ یہ مشرک نہیں بلاشبہ یہ بھی مشرک ہیں جس طرح قرآنی آیات میں مصرح ہے۔

غالباً اسی وجہ سے میرے عزیز تلمیذ پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ کو غلطی لگ گئی کہ وہ مسلمان جن کی نسبت قرآن واسلام کی طرف ہے۔ وہ بھی مشرک نہیں ہوسکتے چاہے جتنے مرضی اعمال شرکیہ کے مرتکب ہوں۔ شاید اسی نظریے کی بناء پر جہاد کشمیر میں وہ ایک قبوری تنظیم سے متعاون ہیں جس کا سلفی تنظیم سے ذہنی بُعد ہے۔

بھلا کون نہیں جانتا ہے کہ غیر اللہ کے نام پر نذرو نیاز اور قبروں پر سجدہ ریز ہونا شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل إِنَّ صَلاتى وَنُسُكى وَمَحياىَ وَمَماتى لِلَّهِ رَبِّ العٰلَمينَ ١٦٢ لا شَريكَ لَهُ ۖ وَبِذٰلِكَ أُمِرتُ وَأَنا۠ أَوَّلُ المُسلِمينَ ١٦٣ ... سورة الانعام

''(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیں کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا، سب خالص اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے فرمان بردار ہوں۔''

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ سجدہ اور ذبح عبادت ہے اور یہ حق غیر اللہ کو دینا شرک ہے۔ حدیث میں ہے۔

«لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج» انظر الرقم المسلسل (٥١٩) (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

مرعاۃ المفاتیح (١/٤٨٦) میں ہے:

«وفیہ رد صریح علی القبورین الذین یبنون القباب علی القبور ویسجدون الیها ویسرجون علیها ویضعون الزهور والریاحین علیها تکریما وتعظیما لاصحابها» (١/٤٨٦)

اس حدیث میں واضح تردید ہے۔ ان قبوریوں کی جو قبروں پر قبے بناتے ان کی طرف سجدے کرتے ان پر چراغ جلاتے اور ان پر تعظیم واحترام کی خاطر پھول اور خوشبو رکھتے ہیں۔

المرعاۃ 1/224 میں ہے: ''اور یہ قبوری لوگ جو قبروں پر پھول ڈالتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں۔ اور غلاف چڑھاتے ہیں۔ پھر ان پر خوشبو بکھیرتے ہیں اور ان پر چراغ جلاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بدعت اور گمراہی کے کام ہیں۔''

لہذا موصوف کو میرا مشورہ ہے کہ اپنے غلط موقف پر دلائل دینے اور اس کی توجیہ وتاویل کرنے کی بجائے اس سے رجوع کریں اسی میں آپ کی عظمت وشان ہے ان شاء اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مقولہ ہے:

«مراجعة الحق خير من التمادي فى الباطل»

''باطل پر اصرار سے بہتر ہے کہ انسان حق کی طرف رجوع کرے۔''(اعلام الموقعین)

اللہ رب العزت سب کو اخلاص کی توفیق بخشے آمین!

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص729

محدث فتویٰ